احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبد السمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 13- فروری 1999ء - 26 شوال 1419 ہجری - 13 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 35

نیکی کا بدلہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی یہ بات ہمیں بتائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے کر نہ سکے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک پوری نیکی شمار کر لیتا ہے اور اگر وہ نیت کے بعد وہ نیکی بجا لائے تو اللہ تعالیٰ دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اذاھمّ بحسنة)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی سرشت اور بناوٹ میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ اس واسطے رکھی گئی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں پڑ کر بصورت کامیابی قرب الٰہی کا مستحق ہو۔ ان دو قوتوں میں سے ایک قوت نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی طرف بلاتی ہے۔ نیکی کی طرف کھینچنے والی قوت کا نام ملَک یا فرشتہ ہے اور بدی کی طرف بلانے والی قوت کا نام شیطان ہے یا بالفاظ دیگر یوں سمجھ لو کہ انسان کے ساتھ دو قوتیں کام کرتی ہیں ایک داعی خیر اور دوسری داعی شر۔ اگر کسی کو شیطان اور فرشتہ کا لفظ گراں گذرتا ہے تو یوں ہی سمجھ لے انسان میں دو قوتوں سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے کسی بدی کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے جو کیا خیر ہی خیر کیا ہے۔

دیکھو اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی۔ نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گناہ کے وجود سے ہی نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو زنا کا موقعہ ملتا ہے اور اس میں طاقت موجود ہے اور پھر وہ گناہ سے بچتا ہے تو اس کا نام نیکی ہے۔ اگر کسی کو چوری اور ظلم وغیرہ گناہ کے مواقع ملتے ہیں اور پھر وہ اس کے کرنے پر قادر بھی ہو۔ بایں ہمہ وہ ان کا ارتکاب نہ کرے اور اپنے آپ کو بچاوے تو وہ نیکی کرتا ہے۔ گناہ کا موقعہ اور قدرت پا کر گناہ نہ کرنا ہی ثواب اور نیکی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 623)

نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا

○ "مجھے یاد آیا تذکرة الاولیاء میں مَیں نے پڑھا تھا۔ کہ ایک آتش پرست بڈھا نوے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی ہے تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔ کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ ارے بڈھے تو کیا کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو عبث حرکت کرتا ہے تو کافر ہے تجھے اجر کہاں۔ بوڑھے نے جواب دیا مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔

بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج کو گیا تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا کہ میرا دانے ڈالنا ضائع گیا یا ان کا عوض ملا؟ اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 46)

اس تعریف کے رو سے یقیناً اکثریت کی لوٹ مار جائز ہو گی مگر در حقیقت جائز نہیں۔ اسی طرح اور جس قدر تعریفیں کی جاتی ہیں سب کی سب غلط ہیں۔ صرف ایک تعریف ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ نیکی کی صحیح تعریف ہے اور وہی اکیلی تعریف ہے جس کے بغیر کوئی تعریف نہیں اور وہ تعریف جس کا قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ نیکی کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تصویر کا انعکاس اپنے اندر لے لینے کو۔ تعبد کے معنے ہوتے ہیں نشان لے لینا۔ پس عبادت الٰہیہ کے معنے ہوئے خدا تعالیٰ کے عکس اور اس کی تصویر کو اپنے اندر پیدا کر لینا۔ یہی ایک صحیح ترین تعریف ہے اور اس کے سوا اور کوئی تعریف نہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا اسے ہم پہلے خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کریں گے۔ لیکن جب وہ قائل ہو جائے گا تو اسے ماننا پڑے گا کہ اگر کامل اور بے عیب وجود خدا تعالیٰ کا ہے تو نیکی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس بے عیب اور کامل ذات کا عکس اپنے اندر پیدا کر لیں اور اس کی تصویر بن جائیں۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کا عکس اپنے اندر لے لے گا تو وہ تمام دنیا سے حسن سلوک کرنے لگ جائے گا اور اس کا رحم دوست اور دشمن سب پر وسیع ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب اس کے بندے ہیں (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 175)

خدا تعالیٰ کی ذات کا عکس اپنے اندر پیدا کرنا نیکی ہے

(حضرت خلیفة المسیح الثانی)

عبادت الٰہیہ بھی انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ عبادت بھی خواہ سچی ہو یا جھوٹی دونوں صورتوں میں بدیوں سے روکنے والی ہوتی ہے یہ ضروری نہیں کہ سچے مذہب کی بتائی ہوئی عبادت الٰہیہ ہی بدیوں سے روکنے والی ہو بلکہ در حقیقت ہر عبادت الٰہیہ بدی سے روکتی ہے۔ چاہے ہندو کی ہو، عیسائی کی ہو، یہودی کی ہو، زرتشی کی ہو۔ مثلاً عیسائی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو کیا کہتا ہے یہی کہتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے اے خدا تیری بادشاہت جیسی آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی آئے۔ یہ چیز انسان کے دل میں آخر خشیت تو پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جابر بادشاہ جو ظالمانہ حکومت کر رہا ہوتا ہے اگر کھڑے ہو کر دن میں ایک دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے تو اس کے دل میں بھی کچھ نہ کچھ انکسار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کسی کا محتاج ہوں۔ اس کے بعد یہی خیال اسے نیکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ غرض عبادت الٰہیہ اپنی ذات میں بڑے بڑے گناہوں کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

(-) نماز انسان کو فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے۔

(-)

عبادت الٰہیہ کیا چیز ہے اور نیکی کی صحیح تعریف کیا ہے اس بارہ میں یورپ میں بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ یورپ کے فلاسفروں نے اس موضوع پر دو دو، تین تین، چار چار جلدوں میں کتابیں لکھی ہیں اور بڑی بڑی لمبی بحثیں کرنے کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نیکی وہ ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ مگر ہر تعریف جو انہوں نے کی ہے اس پر کوئی نہ کوئی اعتراض پڑتا ہے مثلاً یہی تعریف لے لو نیکی وہ کام ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ اگر اس کو درست سمجھ لیا جائے تو کیا اگر اکثر لوگ یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم قلیل التعداد لوگوں کو لوٹ لیں گے تو ان کا یہ فیصلہ جائز ہو گا۔

ریکارڈشدہ:6 ستمبر 1998ء
نشر11- ستمبر 1998ء

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 36

فرمایا

یہ جو دعوت ہے اس کو باہر کے بچے بہت پسند کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں بہت اچھا لگتا ہے۔

بعض بچے اپنے گھر میں ایسی چیزیں بنوا کے بیٹھے ہوتے ہیں۔ تاکہ یہاں شروع ہو جائے تو وہ بھی ساتھ ہی شروع ہو جائیں۔ میری بہن امتہ الباسط بتا رہی تھیں کہ ہمارے بچے تو باقاعدہ کوئی کھانے کی چیز تیار کر کے بیٹھے ہوتے ہیں ادھر دعوت شروع ہوئی ادھر ساتھ ہی انہوں نے بھی شروع کر دیا۔ اچھا لگتا ہے

فرمایا

لیمن سے مجھے بالکل الرجی نہیں ہوتی لیکن وہی چیز ہے اورنج اس سے ہو جاتی ہے۔ کیوں؟

فرمایا:۔

وہ ایسی چیز ہے جو قدرت کا ایک نشان ہے میں نے اپنی کتاب میں اس کی پوری بحث چھیڑی ہوئی ہے۔

بعض اشیاء ایسی ہیں جو آنکھ سے نظر آ ہی نہیں سکتیں۔ خورد بین سے بھی نظر نہیں آتیں۔ جو خاص خورد بینیں بجلی سے کام کرتی ہیں ان سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ کیا چیز ہے؟ ان کا جو سپن Spin ہے رائٹ سے لیفٹ یا لیفٹ سے رائٹ۔ اور کسی سائنسی ٹیسٹ سے سپن Spin کا پتہ نہیں چل سکتا۔ مگر اس کا اثر بڑا واضح ہوتا ہے۔ وہ الگ مسئلہ ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ دکھائی نہیں دیتا یہ پتہ نہیں لگتا کہ سپن دائیں سے بائیں کو جاتی ہے یا بائیں سے دائیں کو۔ دونوں میں کیمیکل ایک ہی ہے۔ بالکل ایک ہے۔ اس کا تجزیہ کریں۔ جو مرضی آئے ٹیسٹ کریں۔ طبعی خصوصیات یا کیمیائی خصوصیات معلوم کریں۔ بالکل ایک ہیں۔ صرف سپن کا فرق ہے۔ ایک دائیں طرف سپن کر رہا ہے اور ایک بائیں طرف سپن کر رہا ہے۔ اور انسانی ناک کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے کہ وہ ایک سپن والے کیمیکل کو اورنج سمجھتا ہے اور ایک کو لیمن۔ اور دونوں کے الگ الگ اثرات لوگوں پر ہوتے ہیں۔ بعض کو لیمن سے الرجی نہیں ہوتی۔ مگر اورنج کھائیں تو الرجی ہو جاتی ہے۔

حالانکہ ہے ایک ہی چیز۔ کیمیکل ایک ہی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کوئی کیمیکل ٹیسٹ کر کے آپ دیکھ لیں ایک ہی طرح کا اثر ہوگا۔ یہ سپن کی بات ہے جو فرق ڈالتی ہے۔

لو نشاں پر اب نشاں ہونے لگا
دیکھ لو حیراں جہاں ہونے لگا

قدرت حق رونما ہونے لگی
خود خدا گویا عیاں ہونے لگا

پورے ہونے لگ گئے حق کے کلام
ہر مخالف نیم جاں ہونے لگا

دشمنان دین کے ہیں ماتم کے دن
ہر طرف شور و فغاں ہونے لگا

مر گیا ڈوئی جو تھا جھوٹا نبی
ذکر یہ وردِ زباں ہونے لگا

بالمقابل جب ہؤا مہدی کے وہ
الوداع تاب و تواں ہونے لگا

سب مُریدوں نے کیا مردُود و خوار
بن کے ملعوں نوحہ خواں ہونے لگا

مبتلا آخر ہؤا فالج میں وہ
کیا عذاب جانستاں ہونے لگا

ترک کر بیٹھے اسے فرزند و زن
ہائے جینا بھی گراں ہونے لگا

چھن گیا صیحوں نبوت چھن گئی
آخرش محتاجِ ناں ہونے لگا

مر گیا اور ہو گیا دوزخ نصیب
ذکر یہ اب ہر زباں ہونے لگا

آگ برسانے کے دن بھی آگئے
آسماں آتش فشاں ہونے لگا

حق و باطل میں لگی ہونے تمیز
اب عیاں راز نہاں ہونے لگا

آ لگے ہیں خوف اور خطرہ کے دن
رخصت اب امن و اماں ہونے لگا

حضرت موعود حق کے واسطے
اس جہاں کا امتحاں ہونے لگا

بچھ گئیں صف ہائے ماتم ہر طرف
رخصت ہر پیر و جواں ہونے لگا

کیا مرّی کی گرم بازاری ہوئی
موت کا غالب نشاں ہونے لگا

قحط بھی ہر دم وبالِ جان ہے
نرخ ہر شے کا گراں ہونے لگا

زلزلے ملکوں میں آنے لگ گئے
ذکر ان کا یاں وہاں ہونے لگا

آگئی قہری تجلّی کی گھڑی
خوفناک آخر سماں ہونے لگا

آسماں ٹوٹا ہوا روشن نشاں
اس پہ اب کیا کیا گماں ہونے لگا

کاذبوں کی موت کی خبریں اُڑیں
میرا صادق دلستاں ہونے لگا

کیں دعائیں اس کی سب حق نے قبول
روشن اب نام و نشاں ہونے لگا

دوستو! کر لو تم اب اصلاحِ حال
حق تمہارا پاسباں ہونے لگا

پھر تمہارے باغ میں آئی بہار
مہرباں لو باغباں ہونے لگا

ہائے اے حامؔد بہت افسوس ہے
کیوں نڈر ہندوستاں ہونے لگا

(حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی - بدر 25-اپریل 1907ء)

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

قسط دوم آخر

اطاعت رسولؐ

حضرت ابو طلحہؓ نے اطاعت رسولؐ کے میدان میں بھی ایسے بے نظیر نمونے چھوڑے ہیں۔ جو تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھے جائیں گے' ایسی ناقابل فراموش مثالیں سچے عشق کے بغیر ممکن نہیں' چنانچہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے حضرت ابو طلحہ کے گھر میں ان کے ہم جلیسوں کی ایک محفل جمی ہوئی تھی اور مہمانوں کی تواضع کے لئے شراب بھی پیش کی جا رہی تھی کہ دریں اثناء مدینہ کی گلیوں میں ایک منادی کرنے والا یہ اعلان کرتا سنائی دیا کہ اے لوگو! سنو شراب حرام کر دی گئی ہے۔ اس اعلان کا سننا تھا کہ ابو طلحہؓ نے اس نوجوان کو جو شراب کے جام تقسیم کر رہا تھا حکم دیا کہ شراب کے مٹکے توڑ دو اور ساری شراب بہا دو اور اس نوجوان نے بھی فوری تعمیل کی اور چند لحوں میں مدینے کے گلی کوچوں میں یہ شراب بہ رہی تھی اور طرفہ یہ کہ اعلان کرنے والے سے ہرگز پلٹ کر کوئی سوال تک نہیں کیا گیا اور بے چون و چرا اس اعلان کی تعمیل کر دی گئی۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ)

شراب کے جام لنڈھائے جا رہے ہوں اور اس حال میں بھی اطاعت کا ایسا نمونہ کہ محض ایک اعلان کرنے والے کے اعلان پر شراب کے مٹکے توڑ کر بہا دیئے جائیں اور کسی قسم کی تصدیق و تحقیق کرنے کی بجائے تعمیل حکم کو اولیت دی جائے اطاعت کی یہ ادائیں صرف اور صرف حضرت محمد مصطفی ﷺ کے تربیت یافتہ غلاموں میں ہی نظر آتی ہیں۔

غزوات میں شرکت

حضرت ابو طلحہؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مختلف غزوات میں شریک ہو کر شجاعت اور ایثار و فدائیت کے مظاہرے کرتے رہے غزوۂ بدر میں بھی آپ شریک تھے آپ خود بیان کیا کرتے تھے کہ جنگ بدر میں اسلامی لشکر کفار مکہ کے بالمقابل صف آراء تھا اور مسلمانوں کو تازہ دم کرنے اور ان کے آرام اور تسکین کے لئے عارضی طور پر ان پر نیند کے غالب آنے کا جو نشان عطا کیا گیا جس کا سورہ انفال کی آیات میں ذکر ہے آپ اس الٰہی نشان کے بذات خود شاہد تھے۔

چنانچہ میدان بدر میں آپ کے ہاتھ سے اونگھ آجانے کے باعث تلوار گر گر جاتی تھی آپ پھر پکڑتے تھے اور وہ پھر گرتی تھی۔

(بخاری کتاب المغازی)

ابو طلحہؓ زبردست جنگجو تھے بلند آواز رکھتے تھے اور میدان جنگ میں شیر کی طرح گرج کر دشمن پر حملہ آور ہوتے تھے۔ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ لشکر میں تنہا ابو طلحہؓ کی آواز ایک جماعت کی آواز پر بھی بھاری ہوتی ہے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ زیر زید بن سہل)

غزوۂ احد میں فدائیت اور جان نثاری

معرکہ احد میں بھی حضرت ابو طلحہؓ نے شجاعت و بہادری کے خوب خوب جوہر دکھائے۔ اور جان ہتھیلی پر رکھ کر رسول کریم ﷺ کی حفاظت کا حق ادا کر دکھایا۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن جب (کفار کے غیر متوقع حملہ سے) مسلمانوں کی پسپائی ہوئی اور (ایک وقت میں) نبی کریم ﷺ (چند صحابہ کے ساتھ) میدان میں رہ گئے۔ اس وقت ابو طلحہؓ نبی کریم ﷺ کے آگے ڈھال لے کر کھڑے ہو گئے۔ کفار کے تیروں اور نیزوں کا واحد نشانہ رسولؐ اللہ تھے اور ابو طلحہؓ آپ کے آگے سینہ سپر تھے آپ زبردست تیز انداز تھے' بدر کے دن اس مرد میدان نے ایسی بلا کی تیر اندازی کی کہ دو تین کمانیں توڑ ڈالیں۔ ایک شخص کے پاس تیروں کا تھیلا ہوتا تھا' (اس کی ڈیوٹی تیر اندازوں کو تیر مہیا کرنا تھی) نبی کریم ﷺ اسے فرماتے تھے کہ ابو طلحہؓ کے آگے تیر ڈال دو اور پھر جب ابو طلحہؓ نشانہ باندھ کر تیر چلاتے تو رسولؐ اللہ کی نظریں اس کا تعاقب کرتیں اور آپ سر اٹھا کر دیکھنا چاہتے کہ اس مجاہد کا تیر دشمن کی صفوں میں کہاں جا کے پڑا ہے۔ ابو طلحہؓ (جنہیں اپنے سے زیادہ اپنے آقا کی جان عزیز تھی) نہایت ادب اور محبت سے عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور آپ یوں سر اٹھا کے نہ دیکھا کیجئے کہیں دشمن کا کوئی تیر میرے آقا کو گزند نہ پہنچائے اے اللہ کے رسول! میں جو آپ کے آگے سینہ سپر ہوں' میرا سینہ آپ کی طرف پھینکے گئے ہر تیر کو کھانے کے لئے تیار ہے۔

(بخاری کتاب المناقب)

ایک وضاحت

○ خوش نصیب ابو طلحہؓ انصاری کے ساتھ میدان احد میں ہی ایک اور بزرگ جانثار صحابی (جو قریش مہاجرین میں سے تھے) حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کو بھی نبی کریم ﷺ کے آگے پیچھے لڑنے اور کمال فدائیت سے آپ کا دفاع کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ وہی طلحہؓ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کی حفاظت کے لئے اپنا ہاتھ بطور ڈھال تیروں کے آگے کر دیا تھا۔ اور آپ کی انگلیاں شل ہو کر ہاتھ ٹنڈا ہو گیا تھا۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 3 ص 217 دار الفکر بیروت)

نام اور خدمت کی مناسبت و مشابہت کے باعث بعض دفعہ ابو طلحہؓ (انصاری) اور طلحہؓ بن عبید اللہ (قریشی) میں امتیاز نہیں رہتا اور تشابہ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے یہ فرق مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

غزوہ خیبر

رسولؐ اللہ کا یہ جان نثار اور فدائی ابو طلحہؓ غزوۂ خیبر میں بھی اپنے آقا کے ہمرکاب تھا۔ اور رسول اللہؐ کے قرب میں رہ کر خدمات کی سعادت پاتا رہا' حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہؓ کی سواری پر ان کے پیچھے سوار تھا اور جب ہم خیبر پہنچے تو ابو طلحہؓ کی سواری رسولؐ اللہ کی سواری کے اس قدر قریب تھی کہ میرے گھٹنے نبی کریمؐ کی رانوں سے چھو رہے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 102 دار الفکر العربی بیروت)

غزوۂ خیبر سے واپسی پر بھی ابو طلحہؓ رسول کریمؐ کی حفاظت کے خیال سے قدم بقدم آپ کے ساتھ رہے چنانچہ ایک موقع پر جب نبی کریمؐ کی وہ اونٹنی ٹھوکر لگنے سے گری جس پر حضورؐ کے ساتھ ام المومنین حضرت صفیہؓ بھی سوار تھیں' اور حضورؐ کے ساتھ وہ بھی گر پڑیں تو باوفا ابو طلحہؓ نے دیوانہ وار اپنے اونٹ سے چھلانگ لگا دی اور لپک کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا

میرے آقاؐ! میں آپ پر قربان آپ کو کوئی گزند تو نہیں پہنچی۔ کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر تم پہلے عورت یعنی حضرت صفیہؓ کی خبر گیری کرو۔ ابو طلحہؓ نے کمال حیا داری کے ساتھ پہلے اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر پردہ کیا تب ام المومنین کی طرف رخ کیا۔ اور پھر وہ کپڑا انہیں اوڑھا دیا۔ اور حضرت صفیہؓ اطمینان سے اٹھ کر سنبھل گئیں۔ ابو طلحہؓ نے دریں اثناء حضورؐ کی اونٹنی کا پالان مضبوطی سے باندھا اور پھر حضورؐ کو اور حضرت صفیہؓ کو سوار کروا کے روانہ کیا۔

(بخاری کتاب الجہاد)

فتح مکہ و حنین

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے تاریخی معرکوں میں بھی حضرت ابو طلحہؓ شریک ہوئے۔

حنین کے موقع پر آپ کی زوجہ حضرت ام سلیم اپنے پاس ایک خنجر لئے شریک سفر تھیں۔ حضرت ابو طلحہؓ نے ازراہ تفنن نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کر دیا کہ یا رسول اللہ ام سلیم بھی کمربند میں خنجر اڑسے پھرتی ہیں۔ حضور نے ان سے پوچھا کہ آپ اس خنجر کو کیا کریں گی؟ وہ بولیں اگر کوئی دشمن رسول میرے قریب آیا تو اسے ٹھکانے لگاؤں گی۔

(مسند احمد جلد 3 ص 112 دار الفکر العربی بیروت)

حنین کے موقع پر بھی آپ نے شجاعت کے خوب جوہر دکھائے۔ نبی کریمؐ نے اعلان فرمایا تھا کہ جو مجاہد کسی کافر کو قتل کرے گا اس کا اسلحہ اور سواری بطور مال غنیمت اسے ملے گا۔ ابو طلحہؓ کے ہاتھوں اس روز بیس دشمنان اسلام قتل ہو کر کیفر کردار کو پہنچے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 114 دار الفکر العربی بیروت)

ابو طلحہؓ کی ایک اور سعادت

رسول کریم ﷺ کی وفات پر تدفین کے لئے جب یہ سوال پیدا ہوا کہ لحد بنائی جائے یا سیدھی قبر ہو تو حضرت عباسؓ نے یہ معاملہ منشاء الٰہی کے حوالے کرتے ہوئے دو آدمی بیک وقت دونوں قسم کی قبر بنانے والوں کی طرف دوڑا دیئے ابو عبیدہؓ سیدھی قبر بناتے تھے جسے شق کہتے ہیں ان کی طرف جو قاصد گیا وہ اسے مل نہ سکے۔ ابو طلحہؓ لحد بناتے تھے ان کی طرف بھیجا ہوا آدمی کامیاب واپس لوٹا اور ابو طلحہؓ کو ہمراہ لایا چنانچہ نبی کریم ﷺ کی لحد بنانے کی سعادت بھی ابو طلحہؓ کے حصہ میں آئی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 260 دار الفکر بیروت)

اور یوں عمر بھر ذاتی خدمات بجا لانے والے ابو طلحہؓ کو اس آخری خدمت کی بھی توفیق ملی۔

شوق جہاد

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بھی بڑھاپے کی عمر میں جذبہ و شوق جہاد سرد نہیں ہوا۔ چنانچہ خلافت ابو بکرؓ و عمرؓ میں بھی جہاد کی توفیق پاتے رہے بلکہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب پہلا اسلامی بحری بیڑہ مہم پر روانہ ہونے لگا تو حضرت ابو طلحہؓ نے اس میں شرکت کی خواہش کی اور گھر والوں کو اس کے لئے اس طرح آمادہ کیا کہ دیکھو قرآن میں انفروا خفافا و ثقالا و جاھدوا (التوبہ: 41)

کا حکم ہے یعنی جہاد کے لئے ہلکے اور بوجھل ہر حال میں نکلو اور جہاد کرو آپ فرماتے تھے کہ

اس آیت میں بوڑھوں اور جوانوں دونوں کے لئے حکم ہے کہ جہاد کے لئے نکلیں آپ کے بیٹوں نے کہا آپ کو تو رسول اللہ ﷺ اور پھر ابو بکرؓ و عمرؓ کے زمانہ میں جہاد کی سعادت عطا ہوئی۔ اب ہم جو آپ کی طرف سے یہ فرض ادا کرنے کے لئے حاضر ہیں۔ مگر انہوں نے اصرار کر کے اس بحری سفر پر جانے کے لئے تیاری کی اور روانہ ہوئے۔ اس سفر میں آپ کی وفات ہو گئی۔ دوران سفر ساتویں دن ایک جزیرہ کے پاس بحری بیڑہ آکر رکا تو وہاں آپ کو دفن کیا گیا اور اس عرصہ میں آپ کی نعش بالکل محفوظ رہی اور اس میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی۔

آپ کی وفات 34ھ میں ہوئی۔ اور حضرت عثمانؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 3 ص 507 دار الفکر۔ بیروت)

حضرت ابو طلحہؓ کو اگرچہ رسول کریم ﷺ کی صحبت و رفاقت میں ایک لمبا عرصہ گزارنے کی

سعادت عطا ہوئی مگر اپنی تواضع اور انکساری نیز احادیث کے بیان میں احتیاط کے باعث آپ کی روایات بہت کم ہیں۔ اور جو روایات ہیں وہ آپ کی گہری دینی بصیرت اور عمدہ مذاق معتدل مزاج کو ظاہر کرتی ہیں' ایک اہم روایت دین اسلام کی طبعی سہولت اور نرمی سے تعلق رکھتی ہے جس میں قرآن شریف کی صحت کے ساتھ تلاوت میں شدت اور سختی اختیار کر کے اسے مشکل بنانے کی بجائے ایک بنیادی عمومی اصول مد نظر رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ابو طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے سامنے قرآن شریف کی قرأت میں کچھ تغیر کیا' حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے تو نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ تلاوت اس طرح کی تھی جو قدرے مختلف تھی' ابو طلحہؓ کہتے ہیں اس کے بعد ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص نے قراء ت کی تو حضورؐ نے (اس شخص کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے) فرمایا کہ تم نے درست تلاوت کی ہے حضرت عمرؓ کو اس سے ناگواری ہوئی (کیونکہ ان کے اعلیٰ معیار پر وہ قراء ت پوری نہیں اترتی تھی) تب آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! قرآن شریف کی ہر قراء ت درست ہے جب تک یہ بنیادی بات مد نظر رہے کہ اس میں معنوی تبدیلی نہ ہو اور معنے ایسے الٹ پلٹ نہ ہو جائیں کہ عذاب کی جگہ مغفرت و بخشش کا مضمون اور بخشش کی جگہ عذاب کا مضمون بنا دیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 30 دار الفکر العربی۔ بیروت)

دوسری روایت کا تعلق بھی اس عاشق رسول کے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس قلبی لگاؤ اور محبت سے ہے جو آپ کی طبیعت کا حصہ تھا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بہت ہشاش بشاش تھے۔ چہرے سے خوشی کے آثار ہویدا تھے' صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آج خاص بشاشت اور مسرت کے آثار نمایاں ہیں؟

فرمایا ہاں میرے رب کی طرف سے ایک آنے والے نے آکر مجھے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ آپ کی امت میں سے آپؐ پر اگر کوئی ایک دفعہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں شمار کرے گا اور دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور مزید یہ کہ اسی طرح کی رحمتیں اور برکتیں اس کی طرف بھی لوٹائی جائیں گی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 29 دار الفکر العربی بیروت)

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہوں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اس خاص رفیق حضرت ابو طلحہؓ پر اور ان کے نیک نمونوں کی یادیں ہم زندہ رکھنے والے ہوں۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل خود خرید کر پڑھیے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے رشحات قلم

ہماری مجالس کے آداب

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا شمار حضرت بانی سلسلہ کے معروف رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ کو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے چھوٹے بھائی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم الحدیث میں غیر معمولی کمال عطا فرمایا تھا اور آپ کا درس حدیث ایک عجیب محویت اور وارفتگی کی کیفیت لئے ہوئے ہوتا تھا۔ آپ نے لسانی و قلمی ہر لحاظ سے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے غیر معمولی خدمات سر انجام دی ہیں۔ آپ کا رقم فرمودہ ایک مضمون افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا مارچ 1997ء)

دنیا میں مجلسیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک شادی کی مجلس ہوتی ہے ایک غمی کی مجلس ہوتی ہیں۔ ایک وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ میں وہ آداب بتاؤں گا جو تمام قسم کی مجلسوں پر حاوی ہوں گے مگر پہلے یہ سن لیں کہ ملنے سے کئی قسم کی نقص پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اکیلا آدمی غیبت نہیں کر سکتا۔ غیبت کا مرتکب انسان اس وقت ہوتا ہے جب کسی سے ملے۔ معلوم ہوا کہ ایسے گناہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس میں نہایت محتاط ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

○ پہلا ادب مجلس کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو دوڑ کر نہ آئے کہ یہ وقار اور سکینت کے خلاف ہے۔ ارشاد ہے تمہیں وقار اور سکینت اختیار کرنی چاہئے۔

○ دوسرا ادب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مجلس میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ جائے۔ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے ارشاد ہے کہ جمعہ کی عبادت میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ آؤ۔ اس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ ارشاد ہے۔ اگر آگے جگہ نہ ملے تو جہاں تک لوگ بیٹھے ہیں وہیں بیٹھ جائے۔

○ تیسرا ادب یہ ہے کہ مجلس میں جا کر کوئی لغو حرکت نہ کرے۔ مثلاً میز یا کسی اور چیز کو جو اس قسم کی ہو نہ ہلائے۔ خاموشی سے بیٹھے اور اہل مجلس کا خیال رکھے۔ زبان سے بھی خاموش رہے۔ ہاتھ پیر بھی نہ ہلائے۔

○ چوتھا ادب یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر اپنے پاس والے سے کسی قسم کی بات نہ کرے۔ آپس میں کانا پھوسی کرنا ادب کے خلاف ہے۔

○ پانچواں ادب مجلس میں دوسرے کو چپ کرانا یہ بھی لغو ہے اور آداب مجلس کے خلاف۔ ارشاد ہے اگر تو نے زبان سے اپنے ساتھی کو کہا چپ رہو تو تو نے بیہودہ کام کیا۔

پس دوسرے کو بول کر چپ کرانا بھی ادب کے خلاف ہے۔ سامعین میں سے کسی کو چپ کرانا ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے چپ کرا سکتا ہے۔

○ چھٹا ادب اباسی لینا' انگلیاں چٹخانا' انگڑائی لینا' یہ تمام باتیں بھی ادب کے خلاف ہیں اپنے اوپر قابو رکھنا چاہئے۔ ارشاد ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر کنکریوں سے نہ کھیلو۔

○ ساتواں ادب مجلس کا ہے غور سے سننا۔ کان لگا کر سنے کہ خطیب کیا کہہ رہا ہے۔

○ آٹھواں ادب آنے والے کو جگہ دینا۔ اور خود سکڑ کر بیٹھ جانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو۔

○ نواں ادب یہ ہے کہ مجلس سے بے اجازت نہ جائے۔ صاحب مجلس سے اجازت لے کر جائے۔

○ دسواں ادب یہ ہے کہ خطیب اور لیکچرار کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ لیکچرار کی طرف متوجہ رہے اور غور سے سنے۔

○ گیارھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں جب کوئی اچھی بات سنے تو نوٹ کر لے اور اس پر عمل کرے۔ ارشاد ہے میری طرف سے جو بات ہو اسے لکھ لیا کرو خواہ چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔

○ بارھواں ادب یہ ہے کہ جب کوئی بات پوچھنی ہو تو کھڑے ہو کر پوچھے کہ یہ بھی ایک ادب ہے۔

○ تیرھواں ادب یہ ہے کہ دوران گفتگو نہ بولے' اٹھ کر چپ چاپ کھڑا ہو جائے۔ صدر مجلس خود مخاطب کرے گا۔

○ چودھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں میر مجلس کو مخاطب کرے' کسی اور کو نہ کرے۔

○ پندرھواں ادب یہ ہے کہ اگر مجلس میں کسی شخص سے کوئی ناجائز حرکت سرزد ہو جائے تو ہنسنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ایسی حرکت اس سے بھی ممکن ہے۔ لوگ اس پر بھی ہنسیں گے اور اسے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ پس دوسرے کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے نہیں کرتا۔ کسی کے اونگھ جانے پر یا غلط جواب دینے پر یا ہوا خارج ہونے پر ہنسنا نہیں چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نقص اس میں بھی پیدا ہو جائے اور اس سے بڑھ کر لوگ اس پر ہنسیں۔

○ سولھواں ادب جب مجلس کی کارروائی شروع ہو جائے تو کسی بڑے آدمی کے آجانے پر تعظیم کے لئے اٹھنا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ادب میر مجلس کا حق ہے کہ وہ تعظیم کرے یا نہ کرے۔

○ سترھواں ادب یہ ہے کہ مجالس میں کوئی ایسی چیز کھا کر نہ جائے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ نہ ایسا لباس پہن کر جائے جس سے بدبو آتی ہو اور تعفن کی وجہ سے لوگ کراہت کریں۔ اس لئے مجلس میں نہا دھو کر جائے۔ اسی طرح مجلس میں تھوکنا بھی ادب کے خلاف ہے۔

○ انیسواں ادب یہ ہے کہ جن سامانوں سے مجلس یا جلسہ قائم کیا گیا ہے بعد اختتام جلسہ ان کو وہاں پہنچا دو جہاں سے لائے تھے یا پہنچانے والوں کو مدد دو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلسہ یا مجلس ختم ہونے کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور سامان پڑا رہ جاتا ہے۔ چند آدمی رہ جاتے ہیں جنہیں بعد میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔ پس یہ بھی ایک اچھی بات ہے کہ سامان جہاں سے لایا گیا تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد سارے مل کر وہاں پہنچا دیں۔

○ بیسواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ اسی طرح جب کوئی اٹھ کر کسی کام یا حاجت کو جائے تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

○ اکیسواں ادب یہ ہے کہ جب کسی مجلس سے اٹھے تو استغفار کرے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی کی غیبت کی ہو یا اور کوئی بری بات منہ سے نکال دی ہو جس کا وبال اس پر پڑے اس لئے استغفار ضرور کرے۔

○○○

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا

جلسہ سالانہ 98ء

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ 11- تا 13- دسمبر 1998ء جامعہ احمدیہ الارو (LLARO) میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ساڑھے سولہ ہزار سے زائد تھی۔

جلسہ گاہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مردانہ جلسہ گاہ۔ زنانہ جلسہ گاہ۔ جلسہ گاہ برائے اطفال اور جلسہ گاہ برائے ناصرات۔

جلسہ کی چند اہم تقاریر کے موضوع یہ تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی تازہ کتاب

Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

جماعت احمدیہ کا ماضی' حال اور مستقبل' احمدیت ہی دنیا کے مسائل کا حل ہے۔ وغیرہ۔

رہائش اور کھانے کا انتظام تسلی بخش تھا۔ کھانے کے لحاظ سے جماعتوں کو سرکٹ میں تقسیم کیا گیا تھا۔ سرکٹ چیئرمین اپنے مہمانوں میں کھانا تقسیم کرنے کا ذمہ دار تھا۔

جلسہ میں مقامی اہم شخصیات ریٹائرڈ میجر جنرل S.A.Balogun جو Ogun State کے ملٹری گورنر رہ چکے ہیں۔ پیراماؤنٹ چیف آف Yewa Land' چیف امام آف Uni.of Agric.Abeokuta نے بھی شرکت کی۔

تقاریر کے علاوہ مجالس سوال و جواب' تہجد' درس اور ویڈیو پر تربیتی پروگرام بھی ہوئے۔ جلسہ سالانہ پر نمائش کا بھی انتظام تھا جو لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب رہا۔ کثیر تعداد میں نومبایعین کے علاوہ غیر احمدی بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22- جنوری 99ء)

☆......☆......☆......☆

اے مرے یار یگانہ اے مری جاں کی پناہ
بس ہے تو میرے لئے مجھکو نہیں تجھ بن بکار
ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار
(درثمین)

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

عجیب عاشق

جناب ڈاکٹر محمد احسان الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمیں بھی حضورؐ کے غلام ہونے کا دعویٰ ہے۔ ہم بھی عشق رسولؐ کے نعرے لگاتے ہیں لیکن ہم عجیب عاشق ہیں کہ کام سبھی ہمارے ایسے ہیں جو حضورؐ کو ناپسند ہیں۔

ہم اللہ کا بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کے رسولؐ کے عاشق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اللہ اور رسولؐ کی مرضی ومنشا اور خواہش کا معمولی سالحاظ بھی نہیں کرتے۔ اللہ کا بندہ اور اس کے رسولؐ کا عاشق ہونا تو ایک بہت ہی بڑے اعزاز کی بات ہے کیونکہ عاشق تو وہ ہوتا ہے جو محبوب کی رضا کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے لیکن ہم عجیب عاشق ہیں کہ جان تو بہت دور کی بات ہے ہم سے اپنے رہن سہن میں معمولی سی تبدیلی بھی نہیں کی جاتی۔

کہاں کی عاشقی' کہاں کی محبت...... عشق و محبت کی تو ہمیں ہوا بھی نہیں لگی۔ ہاں ہم جھوٹے' مکار اور منافق ضرور ہیں۔ ہم جھوٹے مکار اور منافق بھی ہوتے تب بھی ایک بات تھی' ہم حد درجے کے احمق اور بے وقوف ہیں۔

بربادی' تباہی اور غلامی ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے لیکن ہمارے ناز نخرے اور فضول خرچیاں ایسے چل رہی ہیں جیسے ہم سونے کے پہاڑوں کے مالک ہیں اور ہمارے گھروں سے تیل کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

ایوان صدر کے مکین سے ایک عام امیر آدمی سبھی کے طور طریقے شاہانہ ہیں۔ فانوس لٹک رہے ہیں' پردے جھول رہے ہیں' قالین بچھے ہوئے ہیں' ساری زندگی اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغاوت اور سرکشی کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ ظالمو! اس بھیانک معاشی بدحالی کے زمانے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی کفایت شعاری کے سلسلے کی باتیں اس لئے ہی مان لو کہ ان سے بچت کی راہ ہموار ہو گی۔ اقتصادی آسودگی کی راہیں کھل سکیں گی لیکن نہیں مرتے مر جائیں' سسک سسک کر جان دے دیں گے۔ طرز زندگی میں کفایت کو اختیار نہیں کریں گے۔ خواہ اس کفایت سے اللہ کی خوشی بھی حاصل ہوتی ہو۔

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 6 تا 12 ستمبر 98ء ص 38)

بیواؤں کا شہر

ہفت روزہ "حرمت" اسلام آباد نے اپنی ایک رپورٹ میں کابل کی بیواؤں کی حالت زار کا جائزہ مرتب کیا ہے۔ رسالہ لکھتا ہے۔

"افغانستان کا شہر کابل کی بیواؤں کا شہر بن گیا ہے۔ اس وقت تقریباً 30 ہزار دوشیزائیں نو عمری ہی میں اپنے سہاگ سے محروم ہو گئی ہیں۔ ادھیڑ عمر یا عمر رسیدہ بیواؤں کا تو پوچھنا ہی کیا.... کابل سمیت پورے افغانستان میں مردوں کا تناسب اتنا کم ہو گیا ہے اور عورتوں کی شرح آبادی اتنی بڑھ گئی ہے کہ عورتوں کے حقوق کی بعض عالمی تنظیمیں ان مظلوم عورتوں کی بحالی کے لئے افغانستان میں قیام امن کے لئے اقوام متحدہ کے امن دستوں کو وہاں بھجوانے کا مطالبہ کر رہی ہیں..... ایک ہندی میگزین نے لکھا ہے کہ آوارہ کتوں اور دوسرے غلیظ جانوروں کی حالت بھی اتنی بدتر نہ ہو گی جتنی بدتر حالت کابل کی بیواؤں کی ہے...."

رپورٹ میں آگے چل کر لکھا ہے۔

"اس حقیقت سے بہرحال کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ دنیا میں جہاں بھی اور جب بھی اقتدار کی جنگ ہوتی ہے' فسادات ہوتے ہیں' نسلی جھگڑے سر اٹھاتے ہیں یا دو ملکوں کی جنگ ہوتی ہے تو سب سے زیادہ وہاں کی خواتین ہی اس سے متاثر ہوتی ہیں افغانستان میں ایک عرصے سے جنگ چلی آ رہی ہے خانہ جنگی اور اقتدار کی اس خونیں جنگ میں سب سے زیادہ نقصان وہاں کی خواتین کا ہی ہوا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق افغانستان کے صرف ایک شہر کابل میں 30 ہزار سے زائد نوجوان اور ادھیڑ عمر کی عورتیں بیوگی کی صعوبت بھری زندگی گزار رہی ہیں جبکہ پورے افغانستان میں یہ تعداد لاکھوں میں ہے۔ وہاں کرنسی کی قیمت حد درجہ گر گئی ہے' کھانے پینے کی اشیاء کی زبردست قلت پیدا ہو گئی ہے' کارخانے اور صنعتی ادارے ٹھپ پڑے ہیں' کاروبار نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ ایسے میں بیواؤں کے دکھ اور درد بانٹنے کی کسے فرصت ہے۔ بہت سے معاملات میں خاندان کے خاندان اجڑ گئے ہیں مگر جوان لڑکیاں بچ گئی ہیں اور اپنی جوانی کا بوجھ اٹھائے پھر رہی ہیں ان حالات میں افغانستان کی جو سماجی شکل ابھر کر سامنے آئی ہے وہ بڑی تکلیف دہ ہے۔"

(ہفت روزہ "حرمت" اسلام آباد 19 نومبر 98ء ص 38)

تنگ دائرہ کہ تنگدلی

مکرم جناب انور ندیم علوی صاحب جو ایک معروف شاعر اور مشہور قلمکار ہیں وطن عزیز کی موجودہ انتشار و خلفشار کی حالت و کیفیت سے متاثر ہو کر اپنے ایک مضمون بعنوان "کیا اسلام کا دائرہ واقعی اتنا تنگ ہے" کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

آخر ہم کب تک غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کی بجائے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرتے رہیں گے؟

مورخہ 12۔ اکتوبر 1998ء کو روزنامہ "خبریں" لاہور سمیت ملک کے کئی دوسرے اخباروں میں بھی مولانا عبدالستار نیازی کا یہ بیان جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

"شریعت بل کے مخالف مرتد ہو گئے ہیں عوام قرآن و سنت کی مخالفت کرنے والوں کے جنازے نہیں پڑھیں گے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت ہو گی۔"

کچھ عرصہ قبل 16 ستمبر 1998ء کو روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا 14 صفحات پر مشتمل یہ فتویٰ بھی شائع ہوا تھا۔

"سی ٹی بی ٹی پر دستخط دین سے بغاوت ہے معاہدے کی حمایت کرنا بھی خدا اور رسولؐ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے" جب نیل آرمسٹرانگ نے چاند پر قدم رکھا تو پاکستان کے بعض علماء نے فتوے جاری کر دیئے کہ جو لوگ کہیں گے کہ انسان پر چاند پر پہنچ گیا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے ان کے نکاح بھی ٹوٹ جائیں گے چاند پر قدم رکھنے کی بات کو تو عرصہ گزر چکا ہے مگر اس بات کو زیادہ دیر نہیں ہوئی جب بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد نے یہ فتویٰ جاری کیا تھا کہ پیپلزپارٹی کو ووٹ دینے والے جنت میں نہیں جائیں گے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور کارٹونسٹ جاوید اقبال نے مولانا آزاد کی تصویر بنا کر نیچے لکھا تھا یہ مولانا عبدالقادر آزاد ہیں یہ جنت کی ٹکٹیں دیتے ہیں۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے احترام انسانیت اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کا تاکیدی حکم جتنا اسلام میں ہے کسی دوسرے مذہب میں نہیں حضرت خاتم الانبیاء ﷺ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے آپ نے سب نبیوں سے افضل ہونے کے باوجود مسلمانوں کو تاکید کی گو میں افضل الانبیاء ہوں مگر تم یونس نبی کے پیروکاروں کے سامنے یونسؑ نبی پر فضیلت کا اظہار کرنے سے گریز کیا کرو تاکہ ان کی دل آزاری نہ ہو۔"

ایک دفعہ ایک یہودی کا جنازہ آ رہا تھا آپؐ احتراماً کھڑے ہو گئے صحابہ کرام نے سمجھا شاید آنحضرتؐ کو پتہ نہیں اس لئے کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے" آپ نے فرمایا "تو کیا ہوا یہ انسان نہیں تھا" اللہ اللہ احترام انسانیت کا درس اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔

یہ مشہور واقعہ ہمیشہ اسلام کے اس بنیادی اصول کو تازہ رکھتا ہے کہ "ایمان کے معاملہ میں زبانی اقرار کو بطور حجت تسلیم کیا جائے گا اور دل کے اندر جھانکنے کی تفسیر و توضیح نہیں کی جائے گی "ایک غزوہ میں ایک صحابی نے دوران جنگ ایک کافر کو زیر کر لیا اور جب وہ اس کی گردن تن سے جدا کرنے لگا تو کافر نے کلمہ شہادت پڑھ لیا مگر صحابی نے اس کا سر قلم کر دیا جب یہ خبر آنحضرت ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اس صحابی سے پوچھا کہ "تو نے اس آدمی کو کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟" اس صحابی نے وضاحت کی "یا رسول اللہ! اس نے ڈر کی وجہ سے کلمہ پڑھا تھا" یہ سن کر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا آپؐ نے بڑے جلال سے فرمایا "کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا" آنحضرت ﷺ نے متعدد بار یہی فقرہ دہرایا وہ صحابی کہتے ہیں کہ اس وقت میں اتنا شرمندہ ہوا کہ دل میں سوچنے لگا کاش! میں آج کے دن کے لئے زندہ نہ ہوتا"۔

دنیا کے کئی ملکوں میں کئی بار گھومنے پھرنے کے بعد (محض پاکستانی ہونے کی بناء پر نہیں بلکہ) میرا مشاہدہ ہے کہ قدرت نے ہمیں پاکستان کی شکل میں زمین کا ایک بہترین خطہ عنایت کیا ہے پہاڑ جنگل' سمندر' دریا سرسبز وادیاں ہر طرح کے موسم وسیع معدنیات غرض کیا نہیں ہمارے پاکستان میں قدرت اپنی پوری فیاضیوں کے ساتھ اس خطہ زمین پر مہربان ہے مگر افسوس کہ ہم احسان فراموش قوم کے طور پر بڑی سرعت کے ساتھ تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں ہم آپس میں دست و گریبان ہیں ایک دوسرے کی ہڈیوں سے گوشت نوچ نوچ کر بھی سیر نہیں ہو رہے ہماری قوت برداشت ختم ہو چکی ہے ہم دوسروں کو اور دوسروں کے نقطہ نظر کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے ہم ہر اس شخص کو مرتد اور واجب القتل قرار دینے میں دیر نہیں کرتے جو ہمارے نقطہ نظر سے اختلاف کرے اسلامی احکامات کی تشریح اور توضیح ہر گروہ اپنی مرضی سے کرتا ہے امن محبت اور بھائی چارے کے اسلامی تصور کو بھول کر اسلام کو ہم نے چند رسموں اور رواجوں تک محدود کر دیا ہے ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو عالم سمجھتا ہے اپنی سمجھ کے مطابق ایک ہاتھ میں پرکار اور ایک ہاتھ میں ڈنڈا لے کر میدان میں آ نکلتا ہے پھر اپنی مرضی سے جب چاہا جہاں چاہا خود ساختہ ذہنی پرکار سے ایک دائرہ بنایا اور پھر جسے چاہا ڈنڈے کے زور پر اس دائرہ اسلام سے خارج کر دیا....

موجودہ فرقہ واریت کی وجہ سے نہ صرف پاکستان کے اندر تکلیف دہ صورت حال پیدا ہو رہی ہے بلکہ باہر کے ممالک میں بھی پاکستان اور اسلام کا نام بدنام ہو رہا ہے علاقائیت فرقہ واریت اور عدم مساوات نے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے یہ صورت حال ہر دردمند دل رکھنے والے پاکستانی کے لئے باعث تشویش ہے جو لوگ شروع سے ہی پاکستان کے قیام کے خلاف تھے اب پھر پاکستان کو توڑنے کی باتیں کر رہے ہیں باہر کے ممالک میں جس طرح کی "نیک نامی" ہم کما رہے ہیں اس کی جھلک ہمیں ریٹائرڈ ائر مارشل اصغر خان کے مضمون بعنوان "اسلام کا ناروا استعمال اور اس کے تفریق انگیز نتائج" میں ملتی ہے ان کا یہ مضمون 21 جنوری 1998ء کے روزنامہ جنگ لاہور میں شائع ہوا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔

....واشنگٹن کا اسلامی مرکز ایسے ہی اختلافات کی بنیاد پر خاصے عرصے سے بند پڑا ہے دوسری مثال لندن کی ہے جہاں کے اسلامی مرکز میں مستقل نزاع اور کھینچا تانی ہوتی رہتی ہے حالانکہ ان دونوں مراکز کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ مختلف

باقی صفحہ 7 پر

طب وصحت

سید ظہور احمد شاہ صاحب

اسپرین۔ایک منفرد دوا

اسپرین دنیا بھر میں دردوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ یہ دوا باقی سب دواؤں کے مقابلے میں سب سے زیادہ استعمال کی جاتی ہے اور اس کی قیمت بھی ناقابل یقین حد تک کم ہے اور ہر امیر، غریب اس کو آسانی سے حاصل کرسکتا ہے اور استعمال کرسکتا ہے۔ یہ دوا 1897ء میں ایجاد کی گئی تھی اور اس طرح آج اس دوا کے استعمال پر سو سال گزر چکے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس دوا کی پچاس ارب گولیاں سالانہ مختلف اقسام کے دردوں کے علاج کے لئے مستعمل ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں دنیا کا ہر انسان سال بھر میں اوسطاً اسپرین کی آٹھ خوراکیں لیتا ہے۔ جو کہ ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسپرین کے موجد کا نام فیلکس ہوفمین تھا جو کہ ایک جرمن باشندہ تھا۔ ہوفمین کا والد گٹھیا کا مریض تھا۔ اس نے اس بیماری کے علاج کے سلسلے میں کوئی دوائی کھائی۔ لیکن اس دوا سے مرض میں تو کوئی افاقہ نہ ہوا البتہ اس کے معدے کی حالت غیر ہوگئی۔ اس پر ہوفمین نے اس سلسلے میں تحقیق و تلاش شروع کی اور آخر کار 1897ء میں ایسی ٹائل سیلیسا لک ایسڈ (Acetylsalicylic Acid) بنانے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ یہ دوائی خشک اور سرد جگہ پر رکھے بغیر کافی عرصہ تک محفوظ اور قابل استعمال رہتی تھی۔

بائر جرمنی کی اس وقت بھی ایک مشہور اور مقبول کمپنی تھی۔ اس کمپنی نے اس دوائی کو تجارتی پیمانے پر مارکیٹ میں پیش کیا اور بہت جلد اسپرین کا شمار دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی دواؤں میں ہونے لگا اور اس نے اپنا یہ مقام آج تک قائم و دائم رکھا ہے۔ اس حیرت انگیز دوا نے دواؤں کی فہرست میں ایک بہت اونچا مقام حاصل کرلیا اور آج تک اپنا یہ اعزاز قائم رکھے ہوئے ہے۔

1985ء میں امریکی "فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن" (ایف۔ڈی۔اے) نامی ادارے نے اس دوائی کے متعلق یہ تحقیق پیش کی کہ اسپرین کے استعمال سے دل کے دوسرے حملے کے امکانات تقریباً بیس فی صد کم کئے جاسکتے ہیں۔ 1996ء میں دورہ قلب کے دوران اسپرین کے استعمال کی باقاعدہ سفارش کی گئی۔ اور یہ بتایا گیا کہ دورہ قلب کے 24 گھنٹے کے اندر آدھی گولی اسپرین اور پھر 30 روز تک یہی خوراک روزانہ لینے سے دل کے ایک اور دورے اور نتیجتاً موت واقع ہونے کے امکانات میں 23 فی صد کمی آجاتی ہے۔

دل کی بیماریوں میں Clots یعنی خون کے لوتھڑوں کا کافی حصہ ہوتا ہے۔ اسپرین خون کے خلیات کو الگ الگ رکھنے میں ممد ہوتی ہے اور نتیجتاً لوتھڑے نہیں بن سکتے اور دل کے دورے کا امکان کم ہوجاتا ہے۔

مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ اسپرین اور بھی مرضوں کے علاج میں کارآمد ہوتی ہے جن میں گٹھیا اور جوڑوں کے درد۔ سردرد۔ اور دیگر جسمانی درد شامل ہیں۔

اس مضمون کے لکھنے اور پڑھنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ اسپرین کو ہر درد اور دیگر بیماریوں کا مکمل علاج سمجھتے ہوئے اس کا استعمال بے دریغ اور بے محابا کرنے لگیں مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو اس دوا کی افادیت سے آگاہ کیا جاسکے اور آپ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا سکیں۔

☆☆☆☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31987 میں نصرت نسرین زوجہ خالد محمود چوہدری قوم رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی 2 تولہ مالیتی۔/4000 C$ اس وقت مجھے مبلغ۔/510 C$ ماہوار بصورت چائلڈ بنی فٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت نسرین کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 چوہدری خالد محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 داؤد۔ اے یو بھی کیلگری کینیڈا۔

مسل نمبر 31988

I- Miss Sharon Shabnum Nisha D/O Mr. Dr. Marewen Teiti Ali Biribo پیشہ Microbitonist عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فجی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 38.7 G مالیتی۔/705 $ ۔ بینک بیلنس 27-403$ اس وقت مجھے مبلغ 311.36 $ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Sharon Shabnum Nisha فجی گواہ شد نمبر1 محمد الفضل ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 22823 گواہ شد نمبر2 نعیم محمود چیمہ فجی۔

مسل نمبر 31989 میں سلیمہ اختر زوجہ محمد دین منگلا قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ گریجوٹی۔/200000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی 14 تولہ مالیتی۔/70000 روپے۔ 4۔ ترکہ والدین سے ساڑھے سات ایکڑ زمین کا 1/13 حصہ۔ 5۔ ماہوار پنشن مالیتی۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 جرمن مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلیمہ اختر جرمنی گواہ شد نمبر1 Naseer Ahmad جرمنی گواہ شد نمبر2 عبدالعلی جرمنی۔

مسل نمبر 31990 میں امتہ الحفیظ زوجہ مقصود احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 260 گرام مالیتی۔/DM 6000۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/DM 300 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ 7/35 فیکٹری ایریا ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 مقصود احمد جرمنی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالشکور جرمنی۔

مسل نمبر 31991 میں مقصود احمد ولد سردار احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/35 فیکٹری ایریا ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقصود احمد 3/35 فیکٹری ایریا ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد اکرم بٹ جرمنی گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال بٹ جرمنی۔

مسل نمبر 31992

I- Ahmad Rudolph S/O Eugen Rudolph پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت مارچ 1992ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/DM 4200 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad Rudolph جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد رشید جوئیہ وصیت نمبر 24710 گواہ شد نمبر2 عزیز اللہ طاہر زیروی جرمنی۔

مسل نمبر 31993 میں حشمت جہاں طاہر زوجہ مبشر احمد طاہر قوم جسوال پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 24 تولہ مالیتی۔/DM 6000۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/DM 10000۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 جرمن مارک ماہوار بصورت

جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حشمت جہاں طاہر جرمنی گواہ شد نمبر1 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر10091 گواہ شد نمبر2 مبشر احمد وصیت نمبر 23605 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31994 میں شیخ طاہرہ صبوحی زوجہ شیخ ظفر محمود صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر بائیس سال چار ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 93-5-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 12 تولہ مالیتی۔/60000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 DM ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شیخ طاہرہ صبوحی جرمنی گواہ شد نمبر1 ناصر۔ اے۔ بشر جرمنی گواہ شد نمبر2 محمد احسان جرمنی

مسل نمبر31995 میں محمد اکرم یوسف ولد محمد یوسف خان قوم پٹھان یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد حال شارجہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 282 گلی نمبر40 F-10/4 اسلام آباد جس کے وارث ہم تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/10000 درہم ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکرم یوسف نمبر282 گلی نمبر40 F/10-4 اسلام آباد حال شارجہ U.A.E گواہ شد نمبر1 احسان اللہ ریاض شارجہ U.A.E گواہ شد نمبر2 محمد علی U.A.E

گمشدہ رسید بکس

○ مجلس انصاراللہ تیموریہ کی رسید بک نمبر 1046 و رسید بک 1049 گم ہو گئی ہیں۔ ان رسید بکس پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے۔ احباب مطلع رہیں۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب (سینئر ہیڈ ماسٹر) ناصر آباد شرقی ربوہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم چوہدری محمد اکبر بھٹہ صاحب (انچارج ایمرجنسی سنٹر دفتر صدر عمومی ربوہ) ابن مکرم چوہدری محمد انور بھٹہ صاحب مرحوم مورخہ 6 فروری 1999ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ اور لجنہ اماء اللہ مقامی کی مجلس عاملہ کی ممبرات نے اپنی دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت کیا۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اگلے روز محترم اکبر بھٹہ صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اس موقع پر مکرم حافظ برہان صاحب نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت ہی مبارک فرمائے۔

تقریب شادی

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ علیتہ الودود زہرہ بنت پسرم اسحاق طارق صاحب آف III-C-45 گلبرگ لاہور کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیز عثمان ظفر پسر کرنل ظفر علی صاحب آف اوکاڑہ کے ساتھ 23۔ جنوری 99ء کو آواری انٹرنیشنل ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

○ مکرم عبدالستار صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم سلطان محمود صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کی شادی مورخہ 15۔ نومبر 1998ء ہمراہ عزیزہ مکرمہ فاخرہ سعیدہ صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب مرحوم منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ (بصورت چائے) کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ مکرم عبدالستار صاحب محترم حافظ ابو زر صاحب مرحوم معلم اصلاح و ارشاد حافظ بوستان ضلع خوشاب کے پوتے ہیں اور عزیزہ فاخرہ سعید صاحبہ دارالیمن شرقی کی صدر لجنہ محترمہ مبارکہ فرحت صاحبہ کی بیٹی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرم کلیم اللہ صاحب ابن مکرم محمد حسین مرحوم صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم شیخ احمد صاحب آف مبارک آباد سندھ مورخہ 3۔ جولائی 1998ء کو منعقد ہوئی۔

○ مکرم طارق احمد صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب مرحوم دارالیمن شرقی ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ ریحانہ مسرت صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب علی پور چٹھہ ضلع حافظ آباد مورخہ 14۔ نومبر 1998ء کو منعقد ہوئی۔ اسی طرح 15۔ نومبر 1998ء کو عزیزہ قانتہ حمید صاحبہ بنت مکرم حمیداللہ صاحب دارالیمن شرقی کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم شبیر احمد صاحب ابن شریف احمد صاحب حافظ آباد عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتے جانبین کے لئے مبارک اور ثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆☆☆☆☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ علیتہ القدوس دین صاحبہ 10/15 گولبازار ربوہ بنت مکرم امیرالدین صاحب لاس اینجلز کیلی فورنیا امریکہ کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری مزمل احمد گوندل صاحب ابن مکرم چوہدری خان محمد صاحب مرحوم گوندل ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ بعوض حق مہر چھ ہزار امریکن ڈالر مورخہ 98-10-30 بیت المہدی میں محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھا۔ عزیزہ علیتہ القدوس صاحبہ محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب کی پوتی ہیں۔ اور حضرت حکیم مولوی نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سابق مربی کشمیر کی پڑپوتی ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ عزیزہ ملیحہ احمد صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد خاکی صاحب اسلام آباد کا نکاح عزیز مکرم شہاب الدین احمد صاحب ابن مکرم جاوید احمد صاحب مقیم انگلستان کے ہمراہ تین ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر مورخہ یکم جنوری 1999ء بروز جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم کرامت اللہ خادم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

عزیزہ ملیحہ احمد صاحبہ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن خاکی صاحب کی پوتی ہیں اور عزیز شہاب الدین احمد صاحب مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے پوتے ہیں۔ مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ہر دو عزیزان کے نانا تھے۔ احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ملک وسیم ارشد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5۔ اگست 1998ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک عامر وسیم عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد ارشد صاحب سیکرٹری مال منڈی بہاؤالدین کا پوتا اور مکرم ملک محمد اقبال مرحوم آف دوالمیال کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے عزیز کی درازی عمر، صحت اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان داخلہ

○ NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان نے 4 سالہ بیچلرز کیمیکل انجینئرنگ پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس پروگرام کا الحاق بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی سے ہے۔ تعلیمی قابلیت میں F.Sc پری انجینئرنگ ہونا ضروری ہے۔ DAE رکھنے والے طلبہ بھی اہل ہوں گے۔ داخلہ فارم وغیرہ ادارہ سے 450 روپے یا 500 روپے بذریعہ بینک ڈرافٹ ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ مارچ 15۔ 1999ء ہے۔

ایڈریس:۔ NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خانیوال روڈ۔ ملتان۔ فون 552281 551011

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

موصیان کرام

○ کیوٹیشن۔ گریجوایٹی۔ گولڈن شیک ہینڈ سے ملنے والی رقم پر حصہ آمد اسی وقت ادا کرنا چاہئے تاوصیت محل نظر نہ ٹھہرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ5

فرقوں کے مسلمانوں کو ایک ہی مسجد میں عبادت کا موقعہ ملے ایک اور شرمناک مثال وہ رسوائے زمانہ واقعہ ہے جب چند سال قبل ایک مسجد میں دو مختلف فرقوں کے مسلمانوں کو جو بری طرح دست و گریبان تھے ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لئے برطانوی پولیس کو تربیت یافتہ کتوں کی مدد لینی پڑی پاکستان میں 1984ء کے اوائل میں بریلویوں اور دیوبندیوں کے درمیان جو شدید تصادم لاہور میں ہوا وہ مذہبی امور میں ضیاء الحق کی پالیسی کا لازمی نتیجہ تھا۔"

آج قومی سوچ رکھنے والے پاکستانی موجودہ صورت حال میں سخت پریشان ہیں اکابرین اتحاد اور محبت کی بجائے قوم کو مزید خانوں میں تقسیم ہوتا دیکھ رہے ہیں حکمران کی سمجھ میں نہیں آرہا کہ موجودہ صورت حال میں کیا کریں؟ کچھ لوگ جان بوجھ کر بھی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں مصروف ہیں معمولی معمولی اختلافات کی بنیاد پر راہیں الگ الگ ہیں تقسیم در تقسیم کا سلسلہ شروع ہیں ان حالات میں دردمند پاکستانی "عوام" اپنے "خواص" سے پوچھ رہے ہیں۔

روش روش پہ جو دیوار اٹھاؤ گے یارو!
تمہی کہو کہ صورت چمن کی کیا ہو گی؟

(روزنامہ "اساس" 30 نومبر 1998ء)

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 12- فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
13- فروری۔ غروب آفتاب۔ 5-55
14- فروری۔ طلوع فجر۔ 5-26
14- فروری۔ طلوع آفتاب 6-50

عالمی خبریں

کلنٹن کا مواخذہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے مواخذے میں ان کی برطرفی کے حق میں دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کے امکانات اس وقت مزید معدوم ہوگئے جب تین ری پبلکن سینیٹروں نے صدر کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے خلاف دروغ گوئی اور انصاف کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے الزامات کی حمایت نہیں کریں گے۔ اس سلسلے میں آخری اور حتمی رائے شماری جمعہ کو ہو رہی ہے۔

فلپائنی فوج کا الزام

فلپائن کی فوج نے الزام عائد کیا ہے کہ دو پاکستانی دھماکے کرنے کے لئے ان کے ملک میں گھس آئے ہیں۔ فوج نے کہا ہے کہ یہ دونوں افراد مورو اسلامک لبریشن فرنٹ کے ساتھ مل کر دھماکوں کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

امریکہ کے افغانستان پر حملے کی توقع

افغانستان کے حکمران طالبان نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اسامہ بن لادن کو ملک بدر کرنے کے امریکی مطالبے کو مسترد کرنے کے بعد امریکہ ایک بار پھر افغانستان پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ امریکہ کسی بھی وقت افغانستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ افغان وزیر مولوی وکیل احمد نے کہا کہ اسامہ کا مسئلہ حملوں سے حل نہیں ہوگا۔ امریکہ اور افغانستان کے درمیان خلیج بڑھے گی۔ اگر اسامہ بن لادن کے خلاف کوئی الزام ہے تو وہ طالبان کی عدالت میں پیش کرے تاکہ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جا سکے۔

اسرائیل کا انکار

یہودی بستیوں کی توسیع کے بارے میں اسرائیل نے اقوام متحدہ کی قرارداد کو مسترد کر دیا ہے۔ اسرائیلی حکام نے کہا کہ یہ قرارداد فلسطینیوں کے ساتھ طے پانے والے امن سمجھوتے کے منافی ہے۔

اقوام متحدہ کو دھمکی

اقوام متحدہ نے ایتھوپیا اور اریٹریا کو دھمکی دی ہے کہ اگر جنگ بند نہ کی تو اسلحہ کی پابندیاں لگا دی جائیں گی۔ ادھر ایتھوپیا نے کہا ہے کہ عالمی برادری اریٹریا کو افریقی ممالک کا سمجھوتہ تسلیم کرنے پر آمادہ کرے۔

کوسووو مذاکرات

کوسووو کے بارے میں فرانس میں جاری مذاکرات کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ پیش رفت ہو رہی ہے اور حالات امید افزا ہیں۔

ہڑتالوں کا نتیجہ

بنگلہ دیش میں بار بار کی ہڑتالوں سے ملکی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی ہے۔ حکومت کو روزانہ 83 ملین ڈالر خسارہ ہو رہا ہے۔ ملک میں سیاسی استحکام نام کی کوئی چیز نہیں۔

انور ابراہیم کی جج سے جھڑپیں

ملائیشیا کے سابق نائب وزیر اعظم انور ابراہیم کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران ان کی عدالت کے جج سے بار بار جھڑپیں ہوئیں۔ انہوں نے اپنے اس موقف پر اصرار کیا کہ وزیر اعظم مہاتیر محمد نے پالیسی معاملات پر اختلافات کی وجہ سے پہلے انہیں برطرف کیا اور پھر مقدمات میں ملوث کر دیا۔

سابق فرانسیسی وزیر اعظم کے خلاف مقدمہ

ایک سابق فرنچ وزیر اعظم اور دو وزراء کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چل رہا ہے کہ ان کے دور حکومت میں ایڈز زدہ خون مریضوں کو لگانے سے ہزاروں افراد ایڈز سے ہلاک ہو گئے تھے۔ سابق وزیر اعظم نے کہا کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا۔

ملکی خبریں

ایک ارب روپے کی وصولی

لاہور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو بریگیڈیئر طارق ارشد نے انکشاف کیا ہے کہ یکم دسمبر کو لوگوں کے ذمے تین ارب روپے کے بقایاجات تھے جو یکم فروری کو 2۔ارب روپے رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یکم مارچ کے بعد نئے کنکشن کے لئے ڈیمانڈ نوٹس کے پانچ دن کے اندر اندر میٹر فراہم کریں گے۔

الطاف کی واپسی

برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی واپسی کے لئے درخواست ہی نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان مجرموں کی واپسی کا معاہدہ موجود نہیں ہے تاہم اس وجہ سے الطاف حسین کی واپسی میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان الطاف کی واپسی کے لئے درخواست دے تو اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

بے نظیر شیرپاؤ صلح؟

پیپلز پارٹی کے بڑے بڑے رہنماؤں نے بے نظیر بھٹو اور آفتاب شیرپاؤ کے درمیان صلح کرانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

تاجروں کو 37 لاکھ جرمانہ

برانڈرتھ روڈ کے تاجروں کو بجلی کی چوری کے الزام میں مجموعی طور پر 37 لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ ان دکانداروں کی تعداد 200 ہے۔ رضا مارکیٹ میں لگے درجن بھر میٹروں سے باقی دکانداروں کو غیر قانونی بجلی فراہم کی جا رہی تھی۔

اپوزیشن کی ناکامی

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میاں اظہر کے استعفیٰ پر اپوزیشن کو منہ کی کھانا پڑی۔ یہ استعفیٰ مسلم لیگ کا ذاتی معاملہ تھا۔ اپوزیشن نے اس کو مسئلہ بنانے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی اور بے روزگاری بے نظیر دور کی کرم فرمائیاں ہیں۔

واجپائی کا استقبال

میاں نواز شریف 20 فروری کو واہگہ بارڈر پر ہندوستانی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کا استقبال کریں گے۔ بھارتی وزیر اعظم بس پر آئیں گے۔ اس ملاقات کے پیش نظر 18 فروری سے نئی دہلی میں ہونے والے پاک بھارت مذاکرات ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

مزید 12 سیاستدانوں کی گرفتاری کی توقع

ڈائریکٹر اینٹی کرپشن خواجہ صدیق اکبر نے بتایا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مزید 12 سیاستدان گرفتار کئے جائیں گے۔ قوم کا لوٹا ہوا مال برآمد کیا جائے گا۔ منظور وٹو ہمارے لئے عام مجرم ہے۔ گرفتاری کے بعد سابق وزیر اعلیٰ کا ہنی مون پیریڈ ختم ہو گیا اب انہیں چودہ دن تک تفتیشی کمرے میں اور رات لاک اپ میں رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ گرفتاریوں کی تعداد 100 تک جا سکتی ہے۔

اب لغاری کی باری ہے

صوبائی وزیر بنیامین رضوی نے کہا ہے کہ اب سابق صدر لغاری کی باری ہے۔ لیٹروں سے پائی پائی کا حساب لیا جائے گا۔

آپکی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پوری کرنیوالا ادارہ
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ